سخنان

تازہ شمارہ ''سیدۂ عالم نمبر'' کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔ ماہنامہ میں حضرت فاطمۃ الزہراصلوٰت اللہ علیہا کی مختصر سوانح نیز بی بی کے اخلاق وخصائل، مناقب وفضائل، عبادت واطاعت اور ایثار وخدمت اسلام کے اذکار کو اپنے دامن میں سموئے ہوئے مضامین وکلام مطبوع ہیں۔ جہاں مردوں کے نتائج اقلام حقائق ارقام ہیں وہیں خواتین حضرات کے بھی اپنی نمونۂ عمل ذاتِ ستودہ صفات کے لئے منظوم ومنثور نذرانہ ہائے عقیدت واحترام موجود ہیں۔

بتولؑ عذراء کے قرآن مجید میں خداوند عالم نے قصیدے پڑھے، مرسل اعظمؐ نے احادیث سے فضائل سیدہؑ کا گلدستہ تیار کیا اور ائمہ معصومین علیہم السلام سیدۃ نساء العالمین کی مدح وثنا میں رطب اللسان رہے حد ہے کہ جب خاتون جنت بارگاہ رسالت میں تشریف لاتی تھیں تو رسول اکرمؐ تعظیم کو کھڑے ہوجاتے تھے اور اپنی ہی جگہ پر بٹھاتے تھے اور اکثر اوقات سرور عالمؐ خود کھڑے ہی رہتے تھے لگتا ہے جیسے اس طرز عمل سے ''ام ابیہا'' کی وضاحت کی جارہی ہے۔ حضورؐ جب کبھی سفر کرتے تو سب کے آخر میں اور جب مراجعت فرماتے تو سب سے پہلے اپنی اکلوتی اور چہیتی بیٹی سے ملاقات کرتے تھے۔ حدیثوں میں ہے کہ ''جس نے آپ کو اذیت پہنچائی اس نے رسولؐ کو اذیت پہنچائی، جس سے فاطمہؑ خوش اس سے خدا خوش اور جس سے سیدہؑ ناخوش اس سے اللہ ناخوش۔'' سید العلماء طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ: ''آپ کی سیرت کو ایک خاص انفرادی اہمیت حاصل ہے اس بنا پر کہ اسلامی تعلیمات نوع انسانی کے صرف ایک طبقہ یعنی مردوں سے مخصوص نہیں ہیں بلکہ ان میں مردوں ہی کی طرح عورتیں بھی داخل ہیں طبقۂ خواتین کے لئے معیاری حیثیت سے جو ذات نمونۂ عمل بن کر پیش ہوئی وہ حضرت سیدۂ عالم فاطمۂ زہراؑ کی تھی جن کی حیات طبقۂ خواتین کے لئے عملی واخلاقی کمال کی منزل تک پہنچانے میں اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی تیرہ ر ۱۳ معصومین کی زندگیاں مردوں کے لئے۔ کاش ہمارے سماج کی مائیں اور بہنیں، بیٹیاں اور بیویاں زندگی کے تمام مراحل میں زہراؑ وثانی زہراؑ کو اسوہ ونمونہ قرار دیتیں تو معاشرہ کی ساری بے چینیاں ختم ہوجاتیں اور ایک صحت مند وغیرت مند وپُرعظمت ایمانی وروحانی سماج تشکیل پاجاتا۔ وقت اب بھی ہے کہ عورتیں اپنی معنویت کو محسوس کرتے ہوئے تمامی شعبہ ہائے حیات میں اپنی سیدہ حضرت ام الحسنین کے اقوال واعمال کے دروس ومطالبات کو عملی جامہ پہنا کر دنیا میں معظم وباعزت حیثیت سے زندگی بسر کریں اور آخرت کی سعادتوں سے ہمکنار ہونے کی مستحق ہوجائیں۔